Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 4.94
ISSN No. 2456-1665

"گلوبلائزیشن اور اُردو"

Globlization and Urdu Language

By
Dr. Ansari Masood Akhtar Jamal Ahmed
Asst. Professor & Head Dept. of Urdu
MSS's Ankushrao Tope College, Jalna (M.S.)

مقالہ نگار: ڈاکٹر انصاری مسعود اختر جمال احمد
اسسٹنٹ پروفیسر وصدر شعبۂ اُردو
انکوش راؤٹوپے کالج، جالنہ (مہاراشٹر)

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

بقول شمس الرحمن فاروقی زبان کی حیثیت سے لفظ 'اُردو' پہلی بار ۱۷۸۰ء کے آس پاس استعمال ہوا۔ اتفاق یہ کہ اولین استعمال کی تمام، یا تقریباً تمام قدیم مثالیں مصحفی ہی کے یہاں ہیں۔ دیوان اول ہی میں ہے،

البتہ مصحفی کو ہے ریختے میں دعویٰ
یعنی کہ ہے زبان داں اردو زبان کا

اسی طرح مصحفی کا ایک غیر مطبوعہ درج ذیل شعر جو علامہ حافظ شیرانی نے اپنے مضمون 'اردو زبان اور اس کے مختلف نام' میں درج کیا ہے۔

جس طرح بچے کی ولادت اور اسکے نام رکھنے تک گو خاصا کم عرصہ ہوتا ہے مگر اس قلیل عرصہ میں بھی اس بچے کو ماں، باپ اور دیگر احباب کئی ناموں سے پکارتے ہیں، اماں کا لال، دادی کا دلارا وغیرہ، اور اس کے اعضاء وحرکات میں اس رشتہ داروں کا وجود تلاش کیا جاتا ہے۔ پھر نام تجویز کیا جاتا ہے اور وہ اسی نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ اردو کا بھی تقریباً کچھ ایسا ہی حال ہے، اس کے نام اردو سے قبل اسے مختلف ناموں سے پکارا، لکھا اور پڑھا گیا۔ اسے شروع میں ہندی، دہلوی، گجری، دکنی اور پھر ریختہ کہا گیا۔

اردو کے ہلکے تاریخی اسکیچ کے بعد اب بات کو آگے بڑھاتے ہیں، ہندوستان کی اٹھارہ قومی زبانوں میں سے ایک اردو ہے، جو سیاسی اور ذاتی وجوہ کی بنا پر الجھی رہتی ہے، جبکہ پاکستان میں اردو واحد قومی زبان قبول اور تسلیم کی جا چکی ہے۔ اس وقت دنیا کے سو سے زائد ممالک میں کسی نہ کسی مقام پر کوئی نہ کوئی اردو بولنے، لکھنے اور پڑھنے والا موجود ہے، یعنی اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے والے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اردو کی جڑیں ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک میں ہیں اور اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ کوئی بے جڑ پودا تا دیر سلامت نہیں رہ سکتا۔

اگر چہ کتب اور جرائد میں عالمگیریت کے موضوع پر مختلف پہلوؤں سے بحث و گفتگو کی گئی ہے تاہم اس کا اصل معنی اور مفہوم بہت کم بیان کیا گیا ہے۔ "عالمگیریت" کو عربی زبان میں "العولمۃ" فارسی زبان میں "جہان سازی" یا "جہانی شدن" اور انگریزی میں گلوبلائزیشن کہا جاتا ہے اور چونکہ یہ اصطلاح انگریزی سے سفر کرتے کرتے اردو "Globalization" زبان تک پہنچی ہے اس لیے ایک مغربی اصطلاح ہونے کے ناطے اس کا معنی اور مفہوم انگریزی یا انگریزی سے ترجمہ شدہ کتب ہی میں ڈھونڈنا پڑے گا۔ Globalization کا لفظ دراصل "Globe" سے ماخوذ ہے جو در حقیقت کسی بھی گول چیز مثلاً گیند، گولا وغیرہ کے لیے بطور اسم جنس بولا جاتا ہے اور چونکہ دنیا کو بالکل گول سمجھا جاتا تھا اس لیے دنیا کو بھی "گلوب" (Globe) کہا جاتا ہے۔ اسی سے لفظ "گلوبل" (Global) نکلا ہے جس کا ایک معنی جہان بشمول یعنی پوری دنیا کو شامل یا پوری دنیا پر مشتمل بھی ہے۔ یہاں تک تو یہ تمام باتیں سمجھنا آسان ہے مگر جب اس سے آگے کا حاصل مصدر بھی مشکلات کا شکار ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ لاحقہ لازم "ize" کا لاحقہ لگانے سے بات مشکل سے مشکل تر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے "ization" اور متعدی یا فاعلی اور مفعولی دونوں حالتوں کے لیے یکساں طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسی بنا پر "گلوبلائزیشن" کا معنی پوری دنیا کو شامل کرنا بھی کیا گیا ہے اور پوری دنیا کا شامل ہونا بھی۔ اسی بنا پر فارسی زبان میں اس ایک لفظ کے دو مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں، جبکہ عربی اور اردو میں گرچہ معنی ایک ہی ہے مگر اس کی وضاحت میں مذکورہ اختلاف اور تضاد پایا جاتا ہے۔ ہم سب سے پہلے انگریزی میں ہی اس کا معنی ڈھونڈتے ہیں۔

Merriam Webster's Collegiate Dictionary کے مطابق Globalize کے معنی ہیں to make worldwide in scope or To make global; یعنی عالمگیر کرنا، خاص کر فرصتوں، مواقع، درخواستوں اور قابل عمل چیزوں کو عالمی وسعت دینا۔ جبکہ اسی ڈکشنری میں "گلوبلائزیشن" کے متعلق یوں لکھا ہوا ہے "The act of globalizing; the state of being globalized" یعنی "گلوبلائزیشن" کا معنی ہے عالمگیر ہونے والی حالت وغیرہ۔ پس یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں طرح سے استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ ایک ایسا عمل

ہے جو خود بخود انجام ہو جانے والا نہیں، بلکہ اسے انجام دیا جاتا ہے اور ان دو صورتوں میں بڑا فرق پایا جاتا ہے جن کی وجہ سے ان کے متعلق اپنائے جانے والے نظریات میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر صرف عالمگیر ہونا درست تسلیم کر لیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ دنیا میں جو بھی چیزیں، شخصیات یا حالات عالمگیر ہوتے ہیں وہ خود بخود ہو جاتے ہیں، انہیں عالمگیر کرنے والی کوئی طاقت موجود ہی نہیں ہوتی۔ انسان کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے اور خوش قسمت ہو تو حالات موج دریا کی طرح اسے خود ہی کسی ٹھکانے لگا دیں گے ورنہ وہ اسی عمل میں گم ہو کر رہ جائے گا۔ لیکن اگر اس کا معنی عالمگیر کرنا درست تسلیم کر لیا جائے تو یہ بھی قبول کرنا پڑے گا کہ دنیا میں سوائے فطرت اور فطری امور کے باقی چیزیں خود بخود عالمگیر نہیں ہو سکتیں بلکہ کچھ عوامل ایسے ہوتے ہیں جو انہیں عالمگیر بناتے ہیں یا اس کو عالمگیر بنانے کے مقدمات فراہم کرتے ہیں اور اس عمل میں جو انسان اقتصادی، سیاسی، عسکری، جغرافیائی، مادی اور عملی وسائل اور ٹیکنالوجی، غرض ہر لحاظ سے جتنا طاقتور، اثر و رسوخ اور وسیع حلقے والا ہو گا وہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور انہیں اپنی پیروی کرانے میں اتنا ہی کامیاب ہو گا۔

کتب لغت سے ہٹ کر اگر "گلوبلائزیشن" کی فنی تعریف پر نگاہ کی جائے تو یہ تعریف بھی عالمگیریت کے مفہوم اور اس میں پوشیدہ عزائم کو واضح کر دیتی ہے۔ میلکم واٹرز کا کہنا ہے کہ "گلوبلائزیشن ایک ایسا اجتماعی عملی ہے جس کے نتیجے میں معاشروں اور ثقافتوں پر حاکم جغرافیائی رکاوٹیں واضح طور پر ختم ہو جائیں گی جسے عام لوگ بھی واضح طور پر محسوس کر سکیں گے"۔

آج ہندوستان کے ہر صوبے میں اردو زبان کے مسائل و صورت حال پر باتیں تو سبھی کرتے ہیں مگر کوئی مثبت عمل نہیں ہو رہا، وہی پرانی مگر سچی بات دہرا رہا ہوں کہ آج بڑے سے بڑے ادیب شاعر کی اولادیں اردو سے نہ صرف نا آشنا ہیں بلکہ انہیں اس سے کچھ رغبت بھی نہیں۔ ہمیں انگریزی کے اس جملہ پر عمل پیرا ہونا ہو گا کہ

Charity begins at home۔ اور اسکو آگے بڑھانا ہو گا۔

ہماری زبان اردو مذہب نہیں، اسے مذہب کے ساتھ جوڑنا اس کے ساتھ دشمنی کرنے کے مترادف ہے، یہ غلط نظریہ کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان ہے، کو کچھ لوگ حقیقت کا جامہ پہنانے کی ناکام کوشش میں لگے ہوئے ہیں، جو سراسر غلط اور مضر ہے، اور اگر کچھ لوگ ایسا سوچتے ہیں تو اس میں ان کی نظر اور سوچ کا قصور ہے، تاریخ کے ساتھ حال اس بات کا گواہ ہے کہ اس دوسری طرف عام طور پر یہ خیال ہیکہ عالمگیریت صرف معاشی مسائل سے متعلق ہے، تاہم حقیقت یہ ہیکہ یہ ایک یکساں طور پر وسیع پیمانے پر

سماجی و ثقافتی ایجنڈہ ہے، اور اس ایجنڈہ کو مقامی زبانوں کے خاتمے یا کسی بھی قیمت پر انگریزی زبان کا غلبہ بھی شامل ہے۔

جائزے کے تحت مصنف ڈاکٹر ناصر عباس نائر اپنی کتاب لسانیات اور تنقید میں لکھتے ہیں کہ ثقافتی یگانگت حاصل کرنے کیلئے مقامی زبانوں پر انگریزی کے اثرات کو لادا جا رہا ہے، انہوں نے یونیسکو کی اشاعت کے حوالہ سے بتایا کہ دنیا کی 6000 زبانوں میں سے 5000 زبانیں اپنا وجود باقی رکھنے میں ناکام نظر آ رہی ہیں۔ مصنف مانتے ہیں کہ ماضی میں بے شمار زبانوں کا وجود ناپید ہو چکا ہے، لیکن یہ تاریخی عوامل کی بنا پر ہوا جبکہ آج سیاسی اور تجارتی مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے زبانوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے۔ مصنف نے بجا طور پر یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ دنیا کی کسی خاص زبان کیلئے الگ نقطۂ نظر قائم کر لیا جائے تو وہ زبان اپنا وجود کھو دیتی ہے، جو یقیناً ایک ثقافتی اور انسانی المیہ ہی ہے۔

ڈاکٹر ناصر وضاحت کرتے ہیں کہ اردو میں انگریزی الفاظ اور جملوں کو ایک قدرتی عمل کے ذریعے متعارف کیا گیا ہے، اور انگریزی الفاظ آج اردو میں جذب ہو گئے ہیں۔ اس وقت جان بوجھ کر ایک کوشش کی جا رہی ہے کہ اردو میں انگریزی الفاظ اور اصطلاحات کو بھی جہاں مناسب ہو، آسانی سے دستیاب ہو استعمال کیا جا رہا ہے، انہوں نے پی ٹی وی اور ریڈیو پاکستان جو کہ ماضی میں اردو زبان و ادب کے تشخص اور ثقافت سب سے زیادہ مستند ملازم کے طور پر استعمال کۓ جاتے رہے ہیں، آج اس کے عہدیداروں زیادہ منافع کمانے کیلئے اس کے کردار کو بدنما کرنے کیلئے گلوبلائزیشن کا اثر و رسوخ قبول کرتے جا رہے ہیں۔

حوالہ جات: مقالۂ ہذا کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل اور مضامین سے مدد لی گئی ہے۔

1) عالمگیریت اور اُردو اور دیگر مضامین: از ڈاکٹر ناصر عباس نیر
2) مضمون عالمگیریت کے ادب پر اثرات: از برہان حسن مشمولہ ہم سب ڈاٹ کام
3) عالمگیریت اور اُردو ناول: از رفعت رفیق
4) مضمون اڑدو ادب اور عالمگیریت: از فوزیہ انار مشمولہ حرف و سخن شمارہ 5، نمبر 4، 2021

By
Dr. Ansari Masood Akhtar Jamal Ahmed
Asst. Professor & Head Dept. of Urdu
MSS's Ankushrao Tope College, Jalna (M.S.)
e-mail ID : nadvimasood@gmail.com

☆☆☆